https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-Ahmed-Novels-Fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

ڈوبتا

ہوئے ہیں۔ میں ایک بار پھر کراچی پہنچ جاؤں گا تو یہ
دوست مجھے گھر والے آپ کو تلاش کرتے رہ جائیں گے اور یہ
ہوٹل تلاش کریں گے اور پھر اسی صفحہ میں پھلا نکلیں گے
کہ ہوگا وہ خود ہی اس میں گم ہو کر رہ جائیں گے۔

یہ ہوا آوارہ گردی نہیں پتا کہ جیسے سبھی پڑھنے
والے گم ہو جائیں اور وہ مجھے ان کی تلاش میں تلاش بازے ایک
ہی جگہ آوارہ گردی کرنے کا وہم کشائی میں پڑ جائے گا اور کسی کو وہم
کشائی میں پڑنا پڑے یہ اچھا وہم نہیں ہوتا "لیکن بھئی" سچ بات یہ ہے
کہ ضلعی ہوٹلوں میں آپ کو صورت حال کچھ اسی قسم کی دیکھنے
والی ہے اور کیوں نہ آئے "شوکی بیرے" کا پیدا کیا ہوا ہے۔
وقت کا وعدہ ایک بار شروع ہونے کے بعد کسی مقام پر رکتا
نہیں ہوا پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اس وعدے کی زد سے
بچ جائیں۔ اگر بچ گئے تو یہ آپ کا تو کمال ہوگا، اور میری بد
قسمتی ہوگی۔ یوں میں اپنی ناکامیوں پر بھی خوش ہوتا ہوں۔ میں
نے ہمیشہ کامیابیوں کو مزا بھی تو نہیں، جو لوگ صرف کامیابیاں ہی
حاصل کرتے رہے ہیں، کامیابیاں کے صحیح لذت سے محروم ہیں۔

اور یہ تو بہت خوب ہوگی، یقین میں بہت کچھ کر رہا ہوں۔
میں تو شوکی بیرے کے پیسے خوش ہو کی دو باتیں لکھ رہا ہوں بس
یہ شکر ہے۔ اور پھر خیال آگیا، ورنہ خشک باتوں کا دفتر کون چاہتا
اور کب کس دفتر کو پسینے آتے ہیں۔

کراچی کی مشہور ادبیت سیاسی شخصیت آپ لوگوں کی تجاوز کے لئے
میں لکھتی ہیں کہ لوگوں کو معلوم ہے، شوکی بیرے کا ٹرانی بھڑانی
کا ماہر بنایا جائے — میں سمجھتی ہوں، یہ بات نہیں، اس طرح
شوکی بیرے کی انفرادیت ختم ہو جائے گی — یہ شوکی بیرے ہے نوکر
مزدوروں سے بھرپور کوئی انگریزی فلم — شوکی بھائی ہاتھ ہلانے
کی بجائے ہاتھ چلاتے ہیں — ٹھنڈے سے مارنے کی بجائے
لات سے مارتے ہیں۔ وہ ذلت اور شرارت کو خوب صورت
امتزاج ہیں۔

آپ نے ان کا خیال کیا — ان کا خیال اپنی جگہ پر، میں
بھی چھپا مجرم کی دو باتیں میں اسی قسم کی باتیں لکھ چکا ہوں —
لیکن میں نے ایک دوسرا راستہ نکالا ہے۔ ٹرانی بھڑانی
کے موقعوں پر ٹرانی بھڑانی ہوگی، لیکن فضا اور ڈھب سے —
آپ اس کی جھلک اس خاص بحر میں محسوس کر سکیں گے۔
شوکی بیرے کے ساتھ اس مرتبہ آپ انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر
کامران مرزا کو محشر کر خاص بحر بھی پڑھ رہے ہیں، گویا اس بار

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] کا مقابلہ ہے، آپس میں — ساتھ ہی ایک پرانی چیز آستین کا سانپ بھی عرصے بعد حقوق ملنے کی بنا پر شائع ہو رہی ہے تو میں یوں کیوں نہ کہوں کہ آپ کی تو ہو گئی عید۔ دو دو خاص نمبر اور اوپر سے آستین کا سانپ — شاید اسی کو کہتے ہیں چھپری اور دو دو — یا پھر سونے پر سہاگا کہتے ہوں گے۔ فیصلہ آپ خود کر لیجیے — میں تو اسے ایک پنتھ تین کاج کا نام دینے پر تلا بیٹھا ہوں اور اب اجازت بھی چاہوں گا۔ کہیں آپ مجھ پر چڑھ نہ دوڑیں۔

اشتیاق

پیارے قارئین بک سٹال کے مالکان حضرات!

السلام علیکم۔ اطلاعاً عرض ہے کہ اب مکتبہ اشتیاق اور اس سے شائع ہونے والی کتب سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا — میں نے اپنا الگ ادارہ اشتیاق پبلی کیشنز قائم کر لیا ہے۔ آئندہ انسپکٹر جمشید سیریز، انسپکٹر کامران مرزا سیریز اور شوکی سیریز اسی ادارے سے شائع ہوا کریں گی — اطلاعاً عرض ہے —

اشتیاق

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

ترتیب

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

پیش لفظ

[illegible]

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

"میں اشفاق کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تجویز پیش
کی جائے۔" میں سرت نے عرض کیا
کرلیں یا نہ کریں۔" آفتاب نے کہا
"چلو کر دو بھئی۔ کوئی حرج نہیں۔" میں نے ہنس کر اجازت
دی۔
"تو پھر سنیے۔ میری تجویز یہ ہے۔ کیوں نا ہم پہیلی لگانا شروع
کر دیں۔"
"پہیلی لگانا۔ کیا مطلب؟" میں نے حیران ہو کر کہا۔
"مطلب یہ کہ ہم میں سے ہر شخص باری باری پہیلی لگاتے ہیں،
اور تالیاں لگاتے ہوئے۔ اس طرح ہم بھی کیوں نہ پہیلی لگائیں
اور آوازیں لگائیں۔ کہیں سن کر آ رہے ہیں۔"
"لاحول ولا قوۃ۔" میں نے ٹھیک کہا تھا۔ اس کی ہر تجویز
پاگل پن کی ہوتی ہے۔" اشفاق نے کہا۔
"ہاں۔ بات تو ٹھیک ہے۔ آفتاب اپنی تجویزوں کا دفتر
اب بند کرو اور کوئی کام کی بات کرو۔"
"اچھی بات ہے۔ اب میں کام کی بات شروع کرتا ہوں۔
میں نے اٹھ کر دوسرے بیٹھے پر ایک ہتھوڑا مارا۔ کوئی نتیجہ
نہ نکلا۔ ہر بار ایسا ہوتا۔ جیسے کسی چھوٹے کیل پر ہتھوڑا کوئی
کیل ٹک نہ کر نہیں پہنچتا۔ اس وقت میں کیوں نا ہم کوئی اور
کام شروع کریں۔" اس نے جلدی جلدی کہا
"شکریہ۔ یہ بھی تو بتاؤ۔" اشفاق جلدی سے بولا
"شکریہ کہ۔ مٹھائی سے کچھ سامان لے آئیں اور اسے یہاں
بیٹھ کر کھانا شروع کر دیں۔"
"یہ بھی غنیمت ہے اور اچھی تجویز ہے۔" اشفاق نے گویا فیصلہ
دیا۔
"ہاں ٹھیک ہے۔ کیونکہ ہم اب اس حد تک مشہور ہو چکے
ہیں کہ اس قسم کا کوئی کام زیب نہیں دیتا۔" میں نے کہا
"مسئلہ ہو گیا۔ کیا آفتاب کوئی کام کی تجویز پیش نہیں کر
سکتا۔" اشفاق نے ایک لمبا سانس کھینچا۔
"تو چلو۔ تم ہی کوئی تجویز پیش کر دو۔" اس نے جھلا کر
کہا۔
"ہاں کیوں نہیں۔ میں ایک بہت ہی زوردار اور مزے دار
بلکہ پرلطف تجویز پیش کر سکتا ہوں۔" اشفاق پرجوش انداز میں
بولا۔
"یہ کوئی تفریح دار قسم کی تجویز تو نہیں۔" آفتاب نے جھنجھلا کر کہا
اور ہم ہنس پڑے۔
عین اسی وقت اندرونی دروازہ کھلا اور امی جان کی دھاڑتی
آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائی۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] کی ہوں؟"

[illegible] آپ کا خیال

[illegible] ہے؟" میں نے معصوم صورت

[illegible] اس وقت اتنی جان آمد و رفت ہو چکی تھیں۔

[illegible] لڑکی اس سے پہلے بولی۔ "انہوں نے

[illegible]

[illegible] ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ کچھ پاگل نہیں" میں گڑبڑا

[illegible]

"اچھا بھئی ۔۔۔ میں تمہاری خالہ جان کے ہاں جا رہی ہوں"

"کوئی ضرورت نہیں تمہارے گئی ہیں، کیا خالہ جان"

آفتاب نے گرجدار کہا۔

"آفتاب ۔۔۔ تم میں یہ بہت بڑی عادت ہے کہ بات کاٹ دیتے ہو ۔۔۔ یہ بہت اخلاق ہے ۔۔۔ سمجھے"

"جی ہاں ۔۔۔ کہو گیا، آپ نے کچھ میں کسی بات نہیں کاٹوں گا

کاٹنے کے لیے اور کیا تھوڑی چیزیں ہیں"

"کیا مطلب ۔۔۔ خبردار جو تم نے گھر کی چیزیں کاٹیں ۔۔۔ ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہو گا ۔۔۔ ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ میں تمہاری خالہ جان کے ہاں جا رہی ہوں ۔۔۔ تمہارے ابا جان گھر میں نہیں ہیں ۔۔۔ وہ تو تم اکیلی ہو جاؤ گی ۔۔۔ یہ کہہ کر وہ مڑی ہی تھیں کہ ہم

نے دوڑتے قدموں کی آواز سنی اور پھر دستک سے رہ گئے ۔۔۔ ایک نوجوان لڑکی دوڑتی ہوئی دفتر میں داخل ہوئی تھی ۔۔۔ بدحواسی میں وہ آفتاب سے ٹکرا گئی ۔۔۔ آفتاب اور وہ بری طرح لڑکھڑائے، لیکن پھر سنبھل گئے ۔۔۔

"محترمہ ۔۔۔ محترمہ ۔۔۔ یہ کھیل کا میدان نہیں ہے ۔۔۔ شوق ایشا کو کا دفتر ہے"

"اچھا ۔۔۔ اچھا ۔۔۔ طارق ۔۔۔ جانتی ہوں ۔۔۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا شدید جلد سے دوڑتی ہوئی آئی تھی ۔۔۔ میں اسی وقت ایک کار کے ریک پر چڑھائے ۔۔۔ لڑکی نے رکھ کر دروازے کی طرف دیکھا ۔۔۔ اس کا رنگ سفید پڑ گیا اور پھر اس نے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی ۔۔۔ دوسرے ہی لمحے وہ سڑک پر دوڑی جا رہی تھی ۔۔۔ تیسرے کار ہمارے دروازے کے سامنے رکی تھی ۔۔۔ فوری طور پر حرکت میں آ گئی، لیکن اس سے پہلے اس میں سے ایک آدمی اتر پڑا تھا ۔۔۔ کار میں بیٹھے ہوئے اس کے ساتھیوں نے اسے بٹھانے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی اور کار آگے بڑھا دی ۔۔۔ اس کا ساتھی ہاتھ سڑک پار کھڑا رہ گیا تھا ۔۔۔ ہماری طرف بڑھا ۔۔۔ اسی جان جلدی سے اندرونی دروازے میں داخل ہو گئیں ۔۔۔ ہم نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی ۔۔۔

"وہ ۔۔۔ وہ لڑکی ۔۔۔" وہ اندر داخل ہوتے ہی چلایا۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible] وہ ایک چوری ہی تھی۔ لیکن وہ ہر گز نہیں تھی۔ یہ
[illegible] بات سے کہ اس نے چوری کا ایک اپ گر رکھا ہو اور انہیں خلط
[illegible] ہو۔ اور یہ بات بھی قطعی ہیں کہ وہ روزانہ ہوتی ہو۔ ہمارے
[illegible] ہوتی تھی۔ اور پھر آپ لوگوں کی کار رکتے دیکھ کر
[illegible] ہوتی۔" میں نے ناخوشگوار لہجے میں جلدی جلدی
کہا۔

"اور وہ اصل چور ہے۔ ہماری بیگ چرا کر بھاگی ہے۔"

"بیگ۔ چور بھاگی ہے۔ کیا وہ کوئی بہت قیمتی بیگ تھی؟"
اس نے حیرانی ہو کر کہا۔

"نہیں اتنی قیمتی بھی نہیں تھی۔ لیکن بہر حال ہماری چیز تھی۔
اور وہ چور بھاگی تھی۔ ہمارے لیے اس کا پیچھا کرنا ضروری تھا۔"
اس نے وضاحت کی۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔" اشفاق بولا۔

"وہ بیگ آپ لوگوں کو تو نہیں دے گئی؟"

"ہم چوری کی چیزیں نہیں خریدتے۔" میں نے کڑا سا
کر کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"

"تو پھر کیا مطلب تھا؟"

"یہ کہ کہیں چوری کے الزام سے بچنے کے لیے وہ بیگ یہاں
دے گیا ہو۔"

"اوہ نو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ اشفاق۔ ادھر ٹیکسی اسٹینڈ پر
دیکھنا۔" میں نے جلدی سے کہا۔

دونوں اشفاق بھاگ کر ہم بھی پیچھے دیکھنے لگے۔ لیکن بیگ کہیں
بھی نظر نہ آئی۔

"نہیں جناب۔ وہ ضرور اپنے ساتھ ہی لے گئی ہے۔ اصل
اسے تو کچھ کرنے کی مہلت ہی نہیں ملی۔"

"خیر کوئی بات نہیں۔ میرے ساتھی اسے پکڑ ہی لیں گے۔" یہ
کہہ کر وہ مڑا۔ وہ ایک لمبے تڑنگے نوجوان آدمی تھا۔ چہرہ چوڑا
تھا اور بہت سخت نقش و نگار تھے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے
وہ باہر نکل گیا۔ اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"اللہ رحم کرے۔ اب لڑکیاں بھی چوری کرنے لگیں۔" اسحاق
نے کانپ کر کہا۔

"تو لڑکیاں چوری کب نہیں کرتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں بھی تو ایک فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تھی۔
جس کی سفارش کی گئی تو آپ نے فرمایا تھا۔ اگر میری بیٹی فاطمہ
بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جاتے۔" اشفاق نے جلدی
جلدی کہا۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

"ایک بات عجیب ہے" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ نے اس معاملے میں بھی کوئی عجیب بات نہیں کی" اخلاق بولا۔

"لڑکی نے کہا تھا۔ اچھی طرح جانتی ہوں۔ گویا اسے معلوم تھا کہ ہم کون ہیں، کیا کام کرتے ہیں۔ تو کیا وہ جان بوجھ کر ہمارے اقرار میں داخل ہوئی تھی۔ اور اگر۔ وہ جان بوجھ کر داخل ہوئی تھی تو چور نہیں ہو سکتی۔"

"خیر ہمیں اس خوش فہمی میں بھی مبتلا نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہمارے ہاں آنے والا کوئی شخص چور نہیں ہو سکتا۔" اشفاق نے انکار میں سر ہلایا۔

اسی وقت امی جان دوبارہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

"مجھے تو وہ لڑکی سو فیصد چور معلوم ہوئی تھی۔ ہانپ کس طرح رہی تھی۔"

"ارے امی جان۔ آپ ابھی تک خالہ جان کے ہاں نہیں گئیں۔" اخلاق نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ دیکھنے کے لیے رک گئی تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے۔"

"خیر۔ اب تو آپ دیکھ چکی ہیں۔ چلی جائیے۔ ہم ابا جان کو بتا دیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے پاس ریزگاری نہیں ہے۔ اور یہ ویگنوں والے ٹوٹے ہوئے پیسے مانگتے ہیں۔ تم میں سے کسی کی جیب میں ریزگاری ہو تو دے دو۔"

"تو امی جان۔ آپ رکشے میں بیٹھ کر چلے جائیے نا۔" میں نے فوراً تجویز پیش کی۔

"رکشے والے کو بھی ریزگاری دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ پورے پورے روپے ہی بن جائیں، کچھ پیسے اوپر بھی بن سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا۔

"لیکن اوپر بننے والے پیسوں کا تو پورا روپیہ ہی وصول کیا جاتا ہے۔" اخلاق مسکرایا۔

"میں کبھی نہیں دیتی۔ جتنے پیسے بنتے ہیں، اتنے ہی دیتی ہوں۔ لہٰذا تم لوگ اپنی ریزگاری بچانے کے لیے آئیں بائیں شائیں نہ کرو اور اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالو۔"

"جی۔ جی بہتر۔ چلو بھئی۔ سب جیبوں میں ہاتھ ڈالو۔" میں نے انہیں ہدایت دی۔

ہمارے ہاتھ مشینی انداز میں جیبوں میں رینگ گئے۔

"ارے۔ بب۔ باپ رے۔" آفتاب جیب میں ہاتھ

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

اسنے نے پکارا۔

"کیا ہوا۔ جیب میں کوئی بچھو تو نہیں اور اس نے تمہارے ہاتھ پر کاٹ تو نہیں لیا؟" اخلاق نے ہنسا کر کہا۔

"نہیں۔" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"تو پھر جیب میں سے کچھ گر گیا ہے۔ خیر فکر نہ کرو۔ ہماری جیبوں میں ریزگاری موجود ہے۔" میں نے سکے میز پر ڈالتے ہوئے کہا۔ اشتیاق اور اخلاق نے بھی یہی کیا۔ آفتاب کا ہاتھ ابھی تک جیب میں تھا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔" اس نے جیب میں گوند کی شیشی رکھ لی تھی۔ "وہ اندر الٹ گئی۔ اب اس کا ہاتھ جیب کے ساتھ چپک گیا ہے۔" اخلاق نے ہنسا کر کہا۔

"افسوس یہ بات بھی نہیں۔" آفتاب کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔

"تو پھر کیا بات ہے۔" میں نے اسے گھورا۔

"وہ۔ وہ لڑکی۔" آفتاب ہکلایا۔

"یہ اب پھر اس لڑکی کا کیا ذکر نکل آیا۔" میں نے حیران ہو کر کہا۔ "ویسے وہ تمہاری جیب میں تو ہرگز نہیں آ سکتی۔"

"یہ۔ یہ دیکھیے۔" یہ کہہ کر اس نے ہاتھ باہر نکالا

لیا۔

ہم نے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت
بینک چمک رہی تھی۔

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

بینک

"اف — اتنی خوبصورت بینک —" امی جان نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ پھر آفتاب کے ہاتھ سے اسے جھپٹ لیا اور آنکھوں پر لگا لیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے منہ سے خوفزدہ انداز میں نکلا:

"اُف اللہ — میں کیا دیکھ رہی ہوں"

"امی جان — آپ اس بینک میں سے ہم سب کو دیکھ رہی ہیں" میں نے گھبرا کر کہا۔

"تم — تم نہیں جانتے — میں کیا دیکھ رہی ہوں — ٹھہرو —" یہ کہہ کر وہ تیزی سے مڑیں اور اندر چلی گئیں — ہم حیران رہ گئے۔

"یا اللہ! امی جان کو بینک میں سے کیا نظر آگیا" اخلاق کے منہ سے نکلا۔

"اس کا مطلب ہے — اس کارڈ والے کا بیان درست تھا — وہ لڑکی واقعی پوری تھی" میں نے سوچتے ہوئے گم صم لہجے میں کہا۔

"ہاں — اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے" اخلاق بولا۔

"تب تو یہ بینک ہمیں ان لوگوں کو دینا پڑے گی — اور اب وہ ہمارے پاس آئیں گے نہیں —" اخلاق نے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں — ہم اخبار میں اشتہار دے دیں گے وہ آکر لے جائیں گے" میں نے تجویز پیش کی۔

"سوال تو یہ ہے کہ امی جان کو بینک میں کیا نظر آگیا" آفتاب بہت حیران تھا۔

"یہ تو امی جان ہی بتا سکتی ہیں"

اسی وقت اندر سے آواز آئی:

"لڑکو — جلدی ادھر آؤ — دیکھو — ہمیں کیا چیز ملی ہے"

ہم دوڑ کر اندر پہنچے — بینک امی جان کی آنکھوں پر لگا آئی اور وہ بار بار مختلف چیزوں کی طرف دیکھ رہی تھیں — پھر وہ بڑبڑائیں:

"سونا — سونا ہی سونا"

"جی کیا مطلب! میں حیران رہ گیا۔

"ہو — تم بھی دیکھ لو — لیکن — میں زیادہ دیر کے لیے لگانے کی اجازت نہیں دوں گی — اس بینک کو میں کسی کو بھی نہیں دے سکتی"

"امی جان — یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں" میں نے جلدی سے کہا۔

[illegible] کر دیا گیا ہے [illegible] وہاں ایک [illegible] [illegible]
[illegible] تھی۔ جانے کیوں [illegible] قدم [illegible] کی طرف
اٹھنے لگے

[illegible] بیٹھے ہی [illegible] نکال چکی ہے
آفتاب [illegible] تھا۔ میں [illegible]
[illegible] چاہتا ہوں [illegible] بڑھیا کے کانوں میں قدموں کی
آواز گئی، وہ بول اٹھی:

[illegible] کہاں رہ گئے تھے [illegible]
گئی تھی:

[illegible] بیٹے [illegible] افسوس —
[illegible] وہ کہاں گیا ہے
[illegible] بڑھیا نے چونک [illegible]
[illegible] آپ [illegible] آپ کا [illegible]
[illegible] بچے میں کہا۔
[illegible] نہیں — اور [illegible] بیٹے [illegible]
[illegible] بیٹی کے لیے پریشان ہوں [illegible]
[illegible] ہوں۔ تھوڑی دیر پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible]

بھائی جان روگ

[illegible]

میں قدم اٹھانے لگا

"کیا آپ کے ذہن میں کوئی خاص بات ہے؟"

"ہاں۔ کئی خاص باتیں [illegible]
[illegible] چاہتا ہوں [illegible]

[illegible]

دل زور سے دھڑکا

میں کیا معلوم؟

کانٹے تھے میں دیے ہیں:

غلط ملاقاتی

چھپا چکے تھے

قدموں کی گداز ابدی —

کیس مل گیا

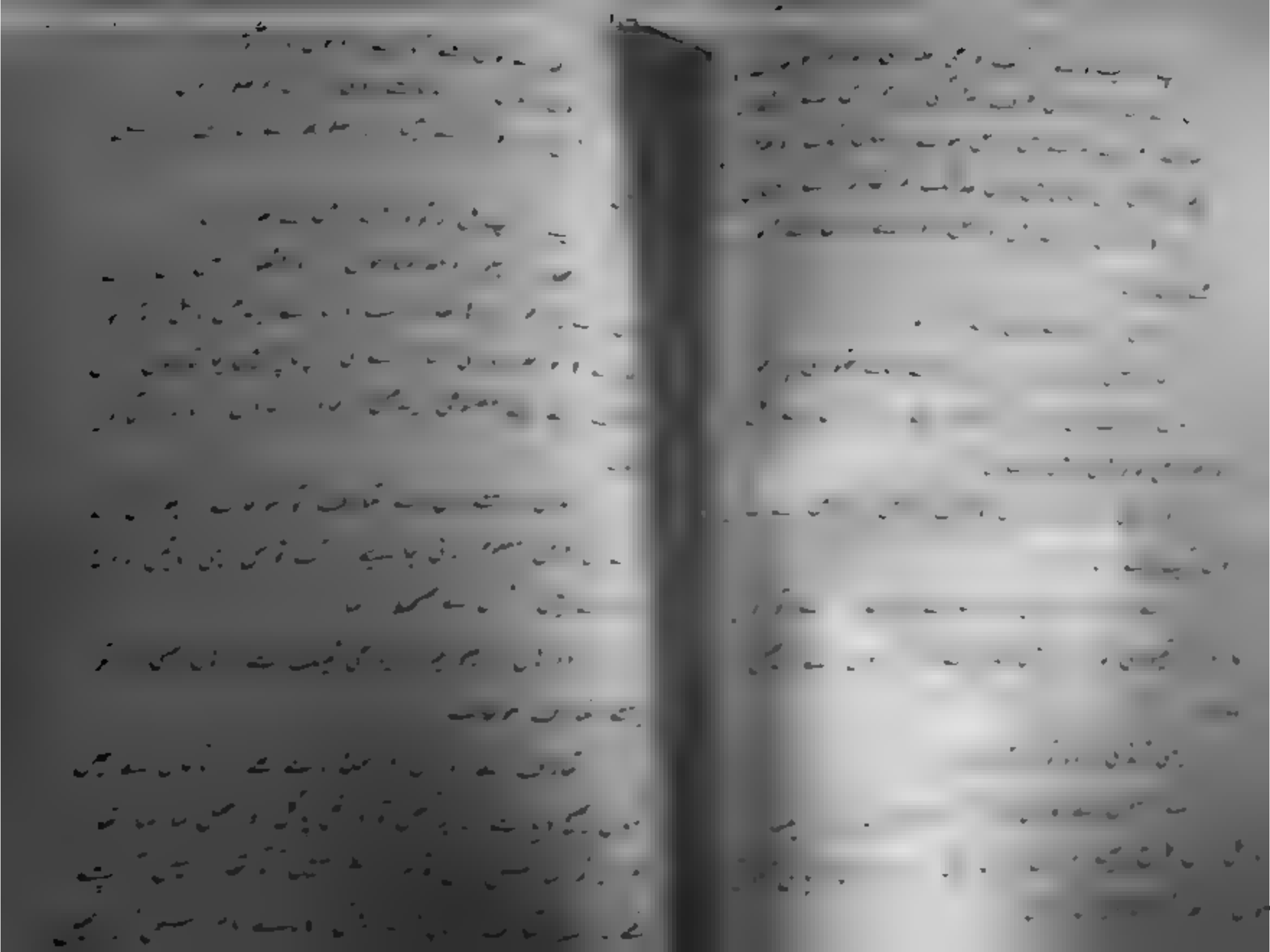

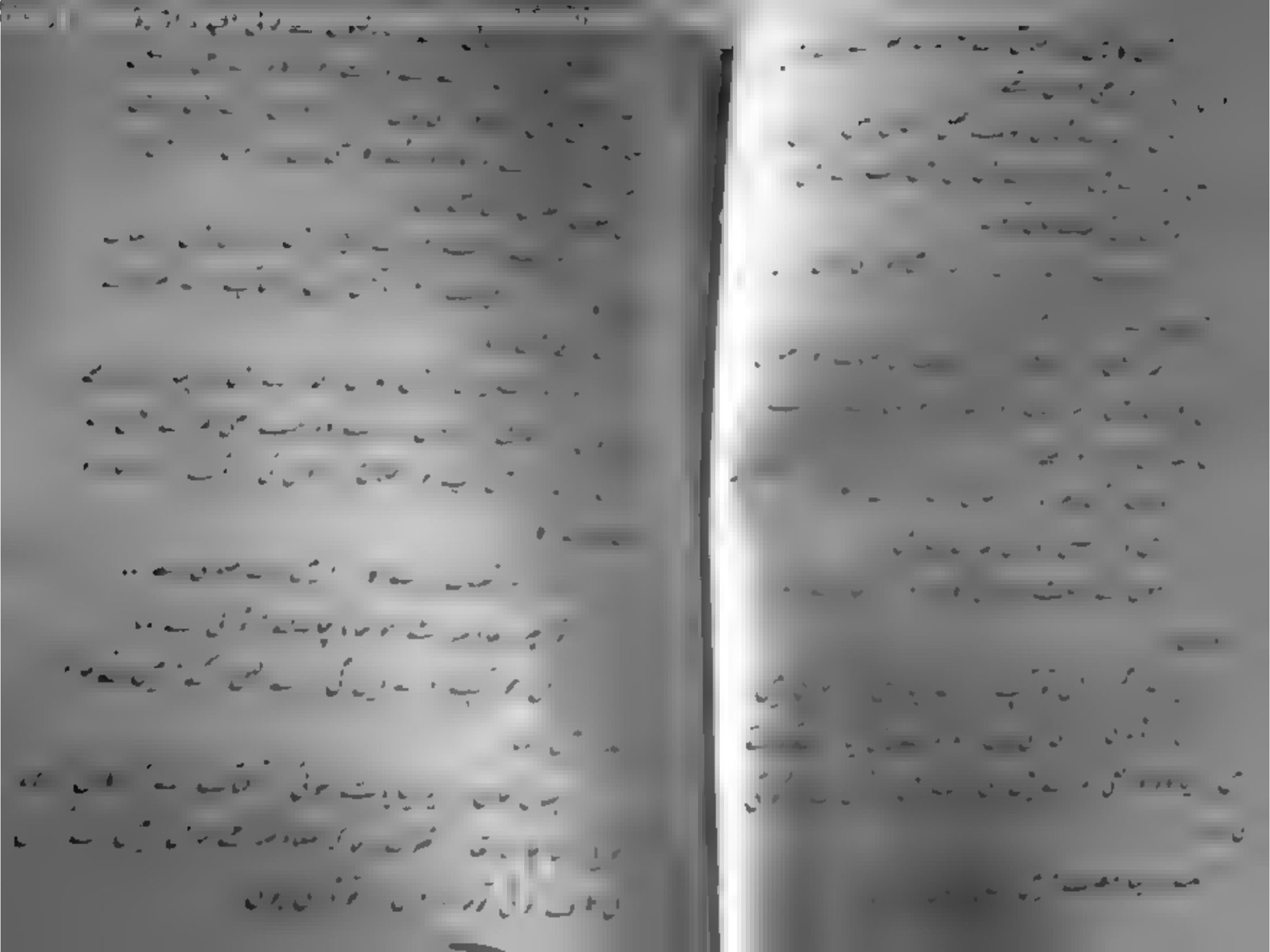

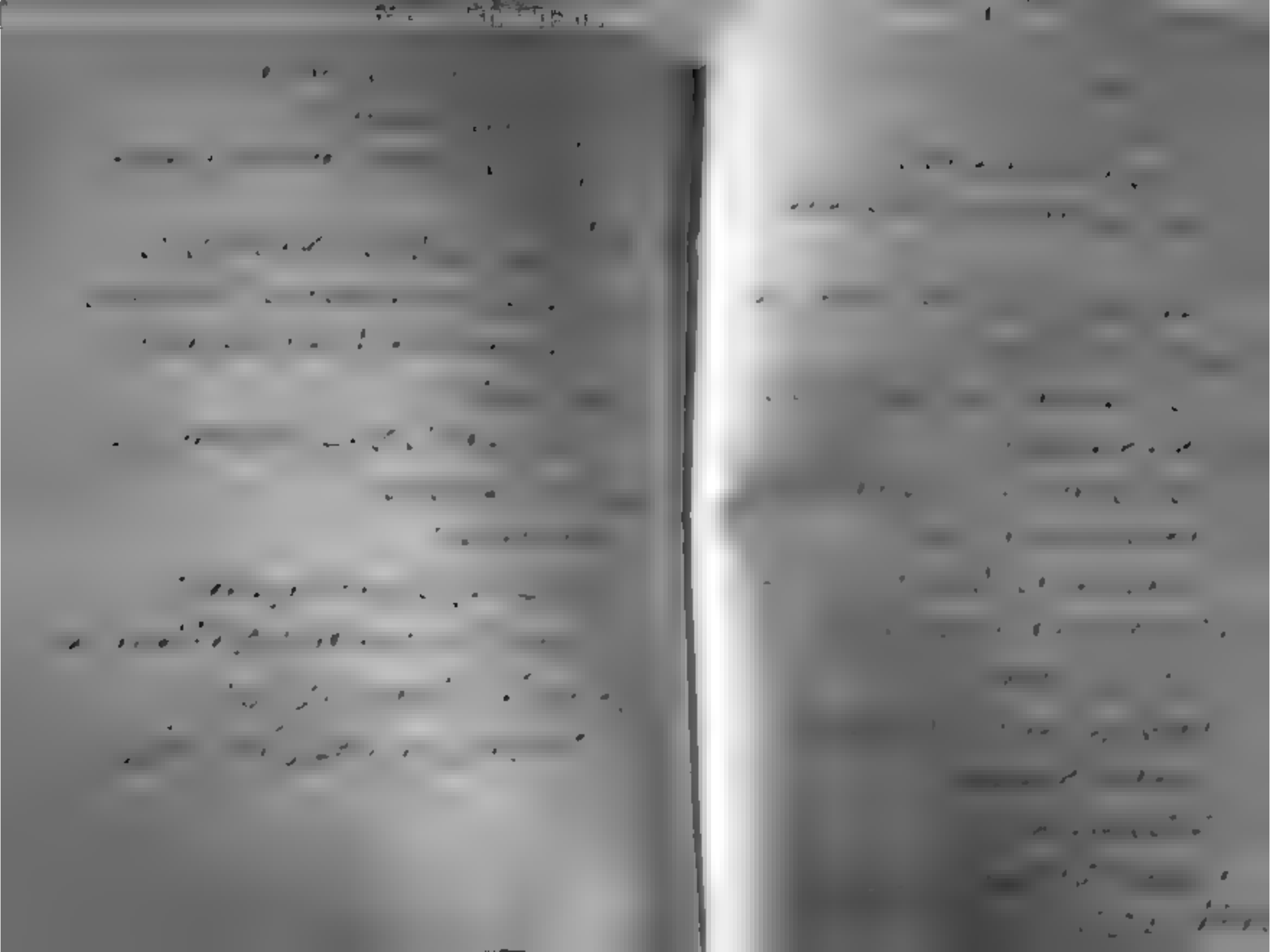

4530101053

خوفناک شکریہ

[illegible]

[illegible] کافی ہے؛ میں نے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے آئیں گے

[illegible]

جواب دیا

http://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-Ahmed-novels-fan/

https://www.facebook.com/pages/ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

https://www.facebook.com/pages/ishtiaq-ahmed-novels-fans/200064330101053

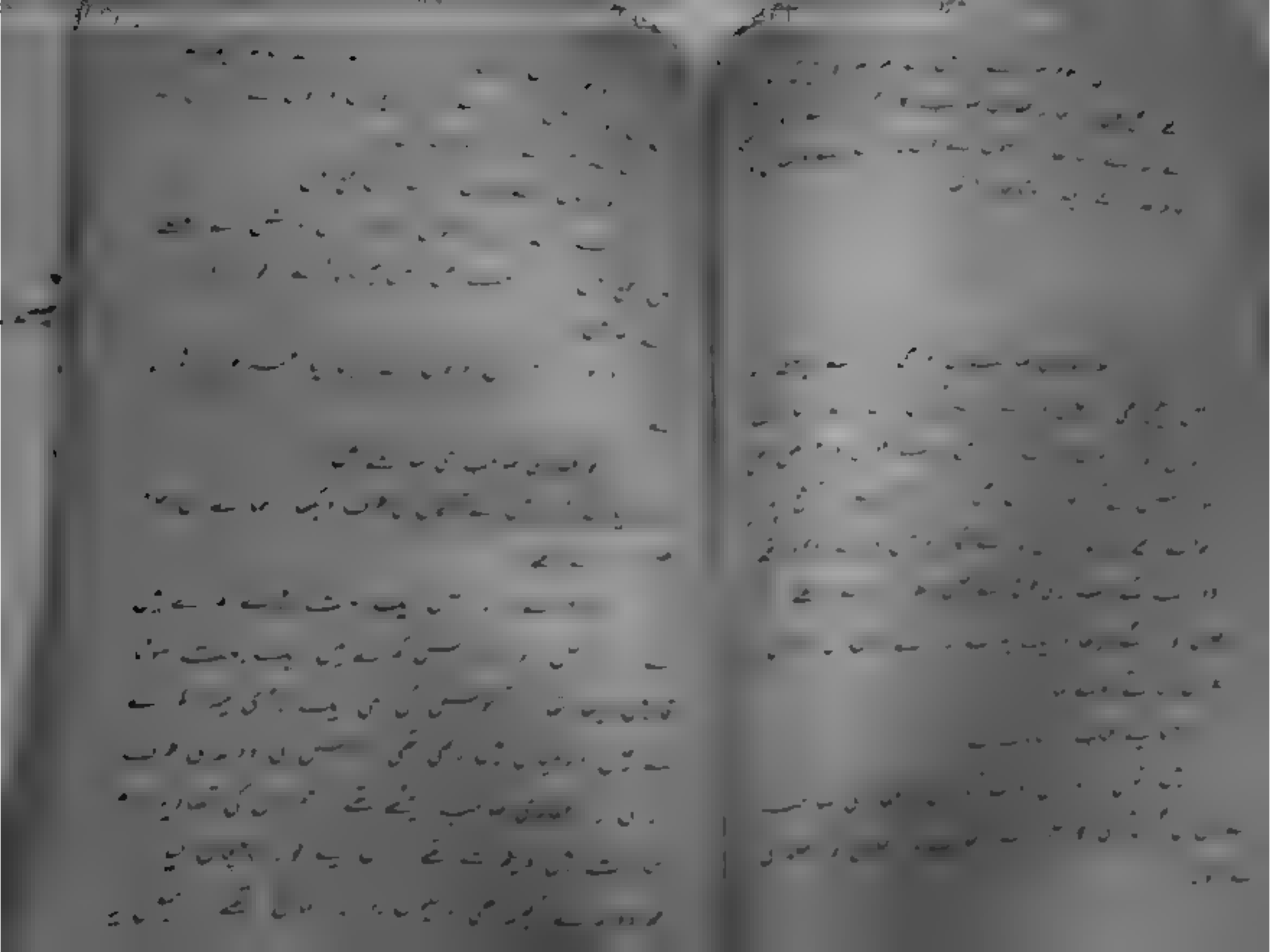

آخری کام

https: med-novels-fans/30006/330101053

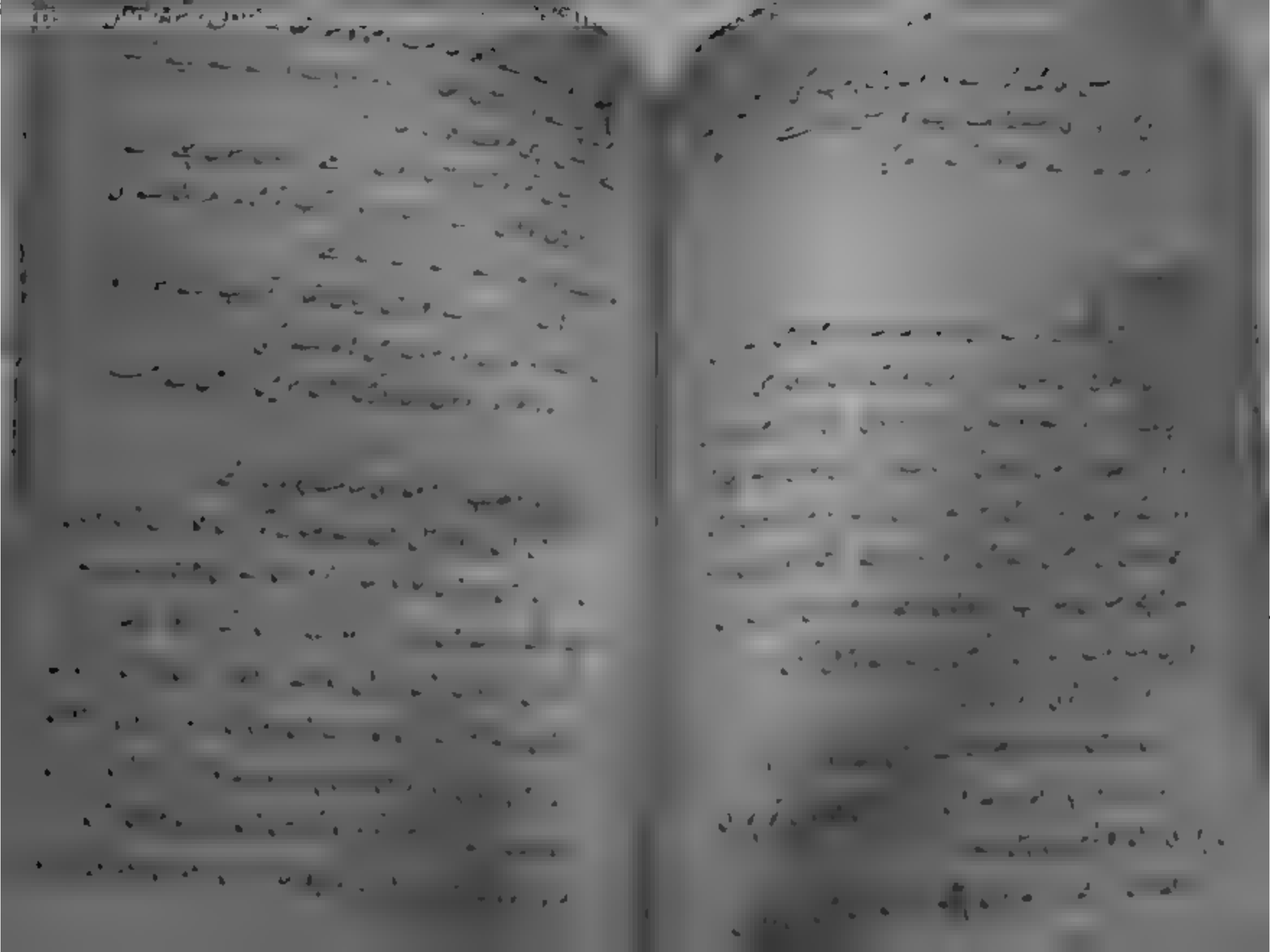

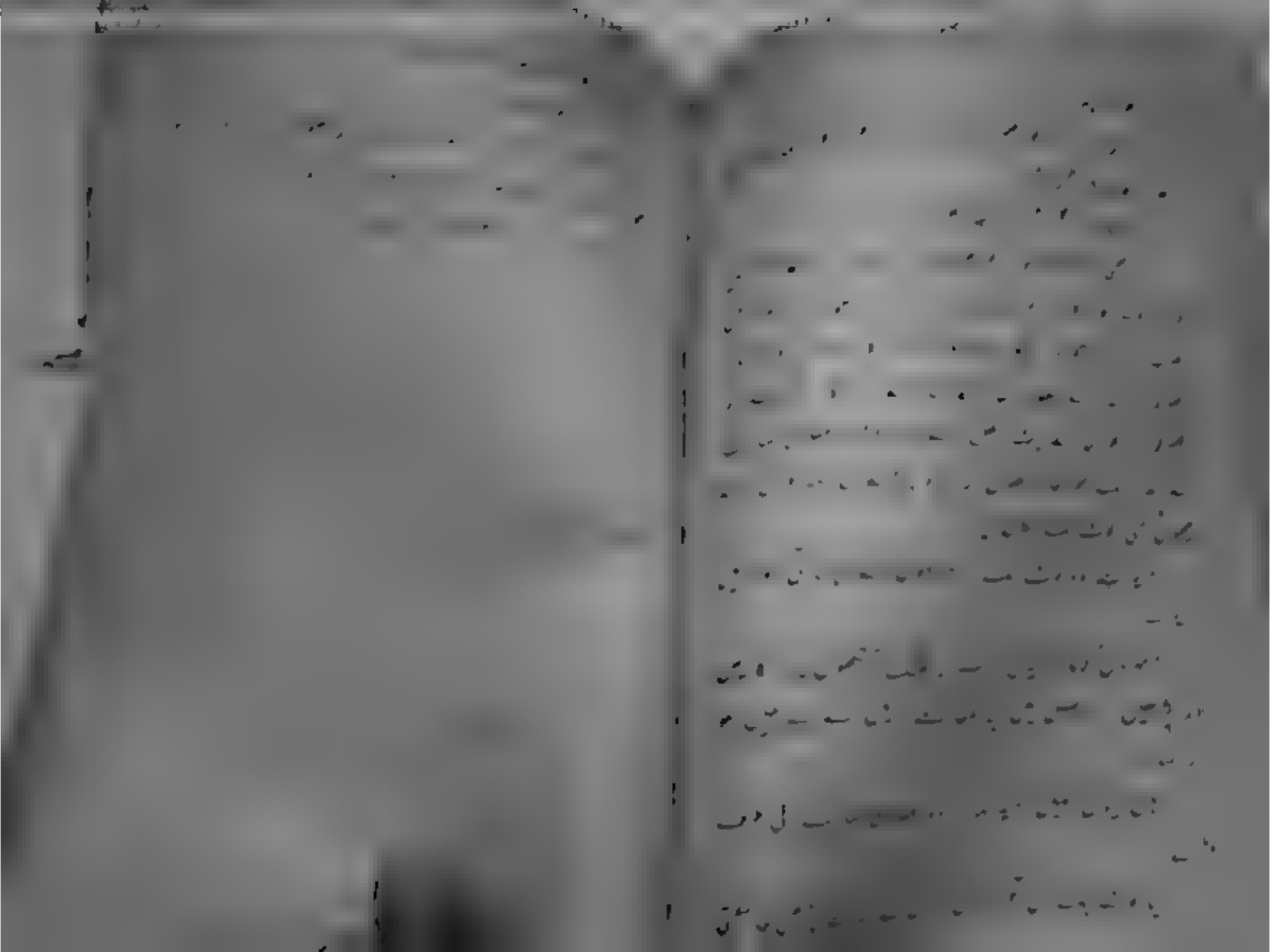

https://www.facebook.com/groups/ahmed-novels-fans/3000643

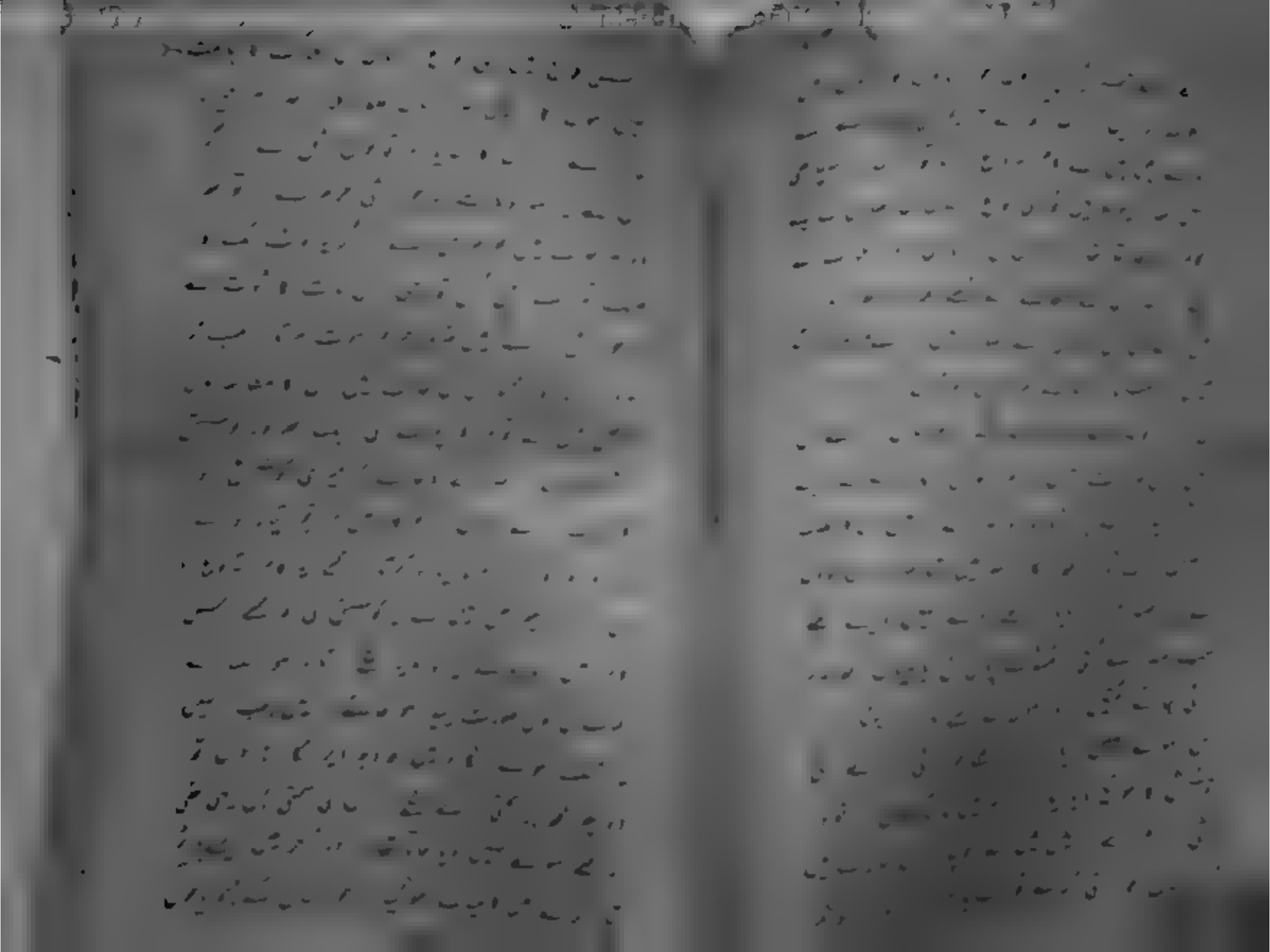

https://www.facebook.com/groups/med-novels-fans/30006

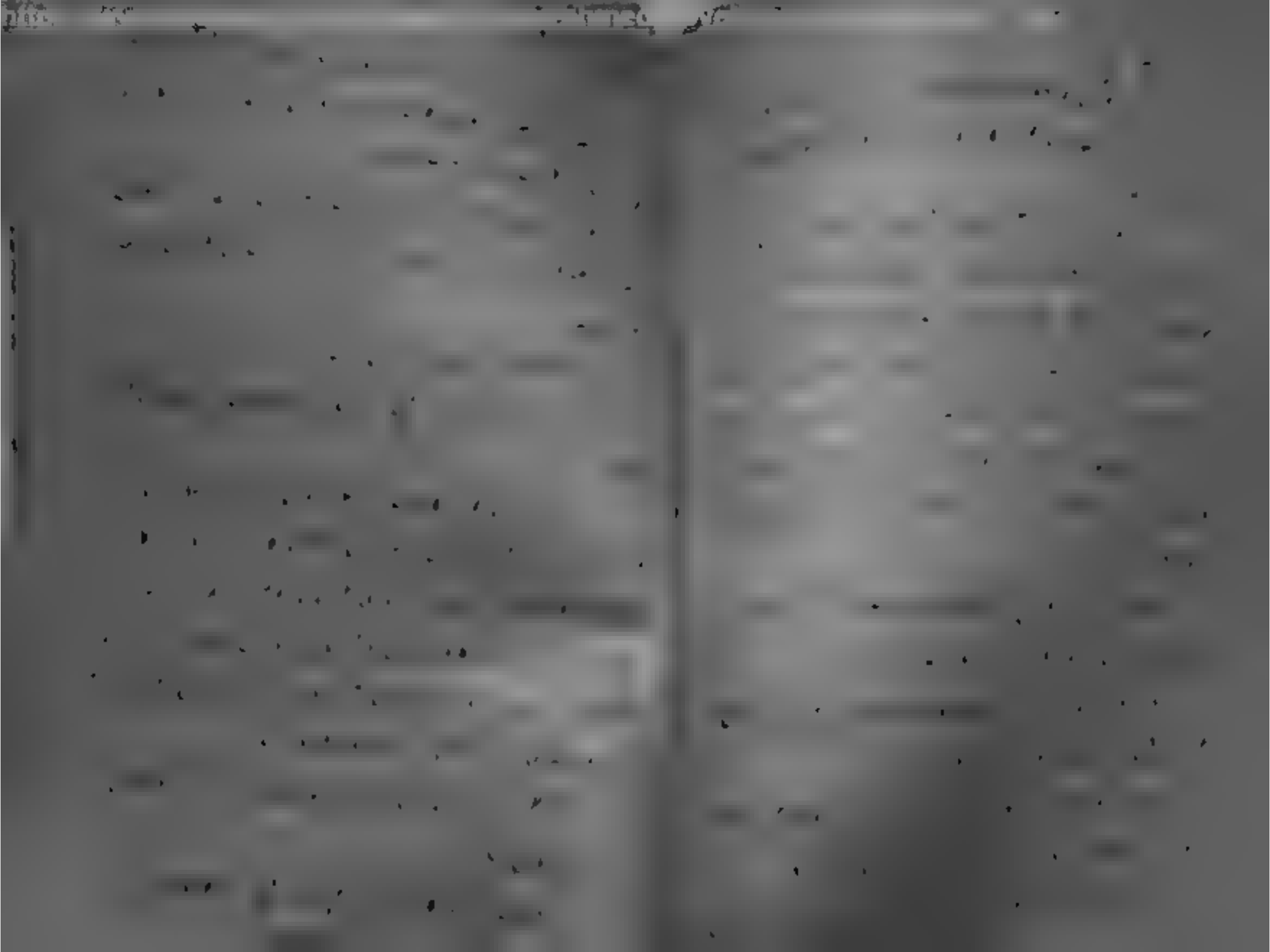

اوپر کی منظوری

[illegible]

آفتاب کے بُرا سا منہ بنایا

[illegible]

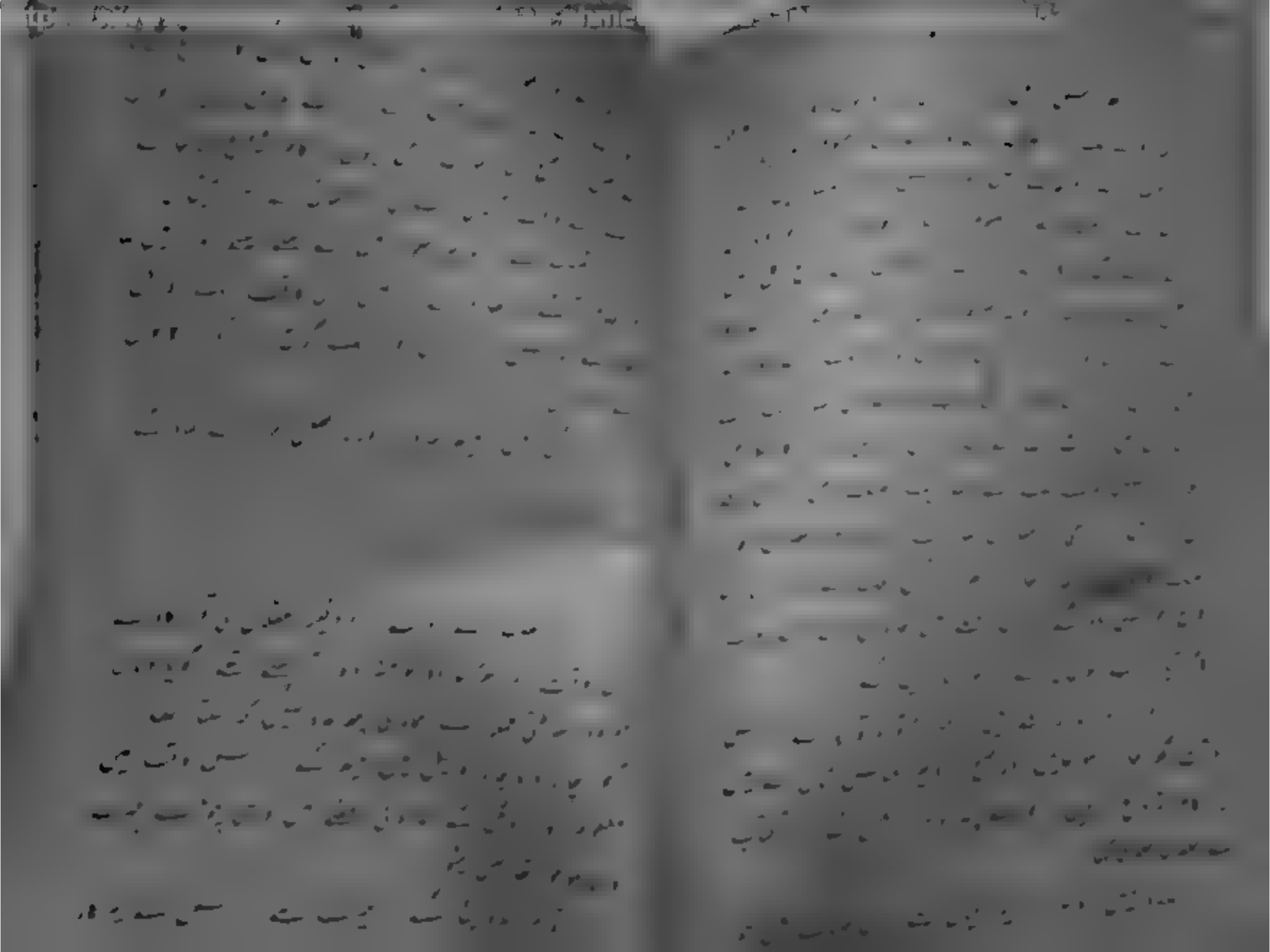

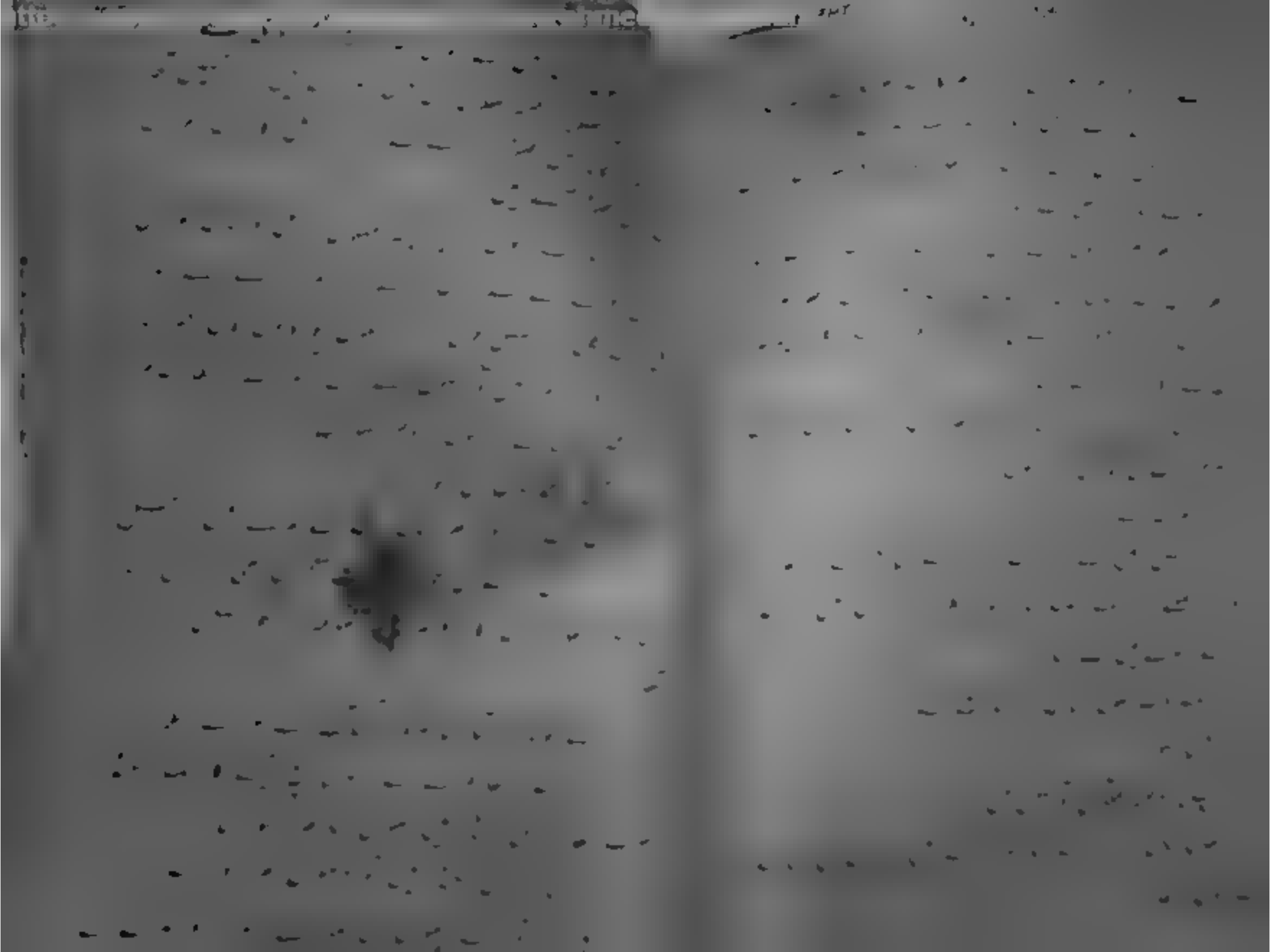

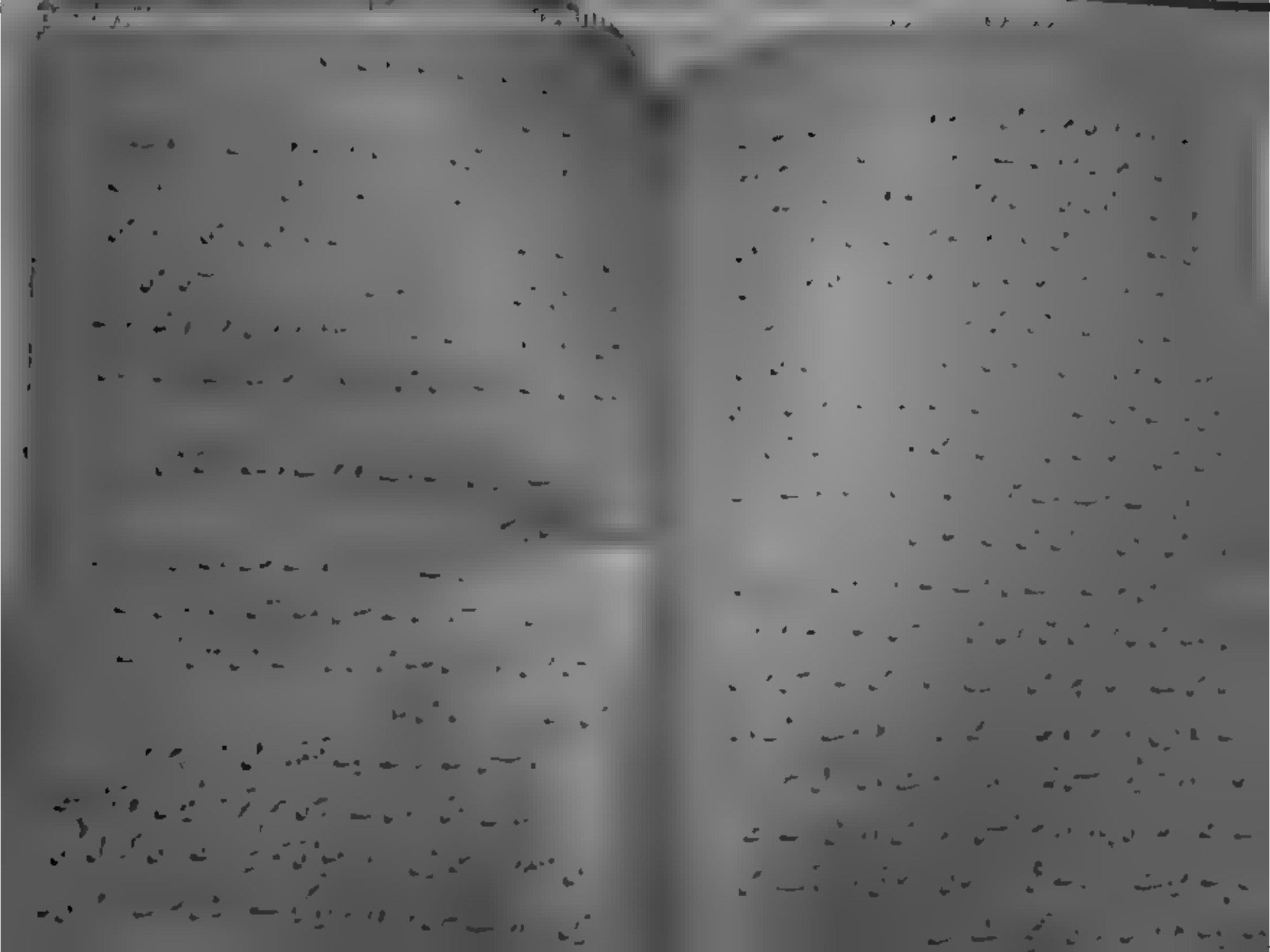

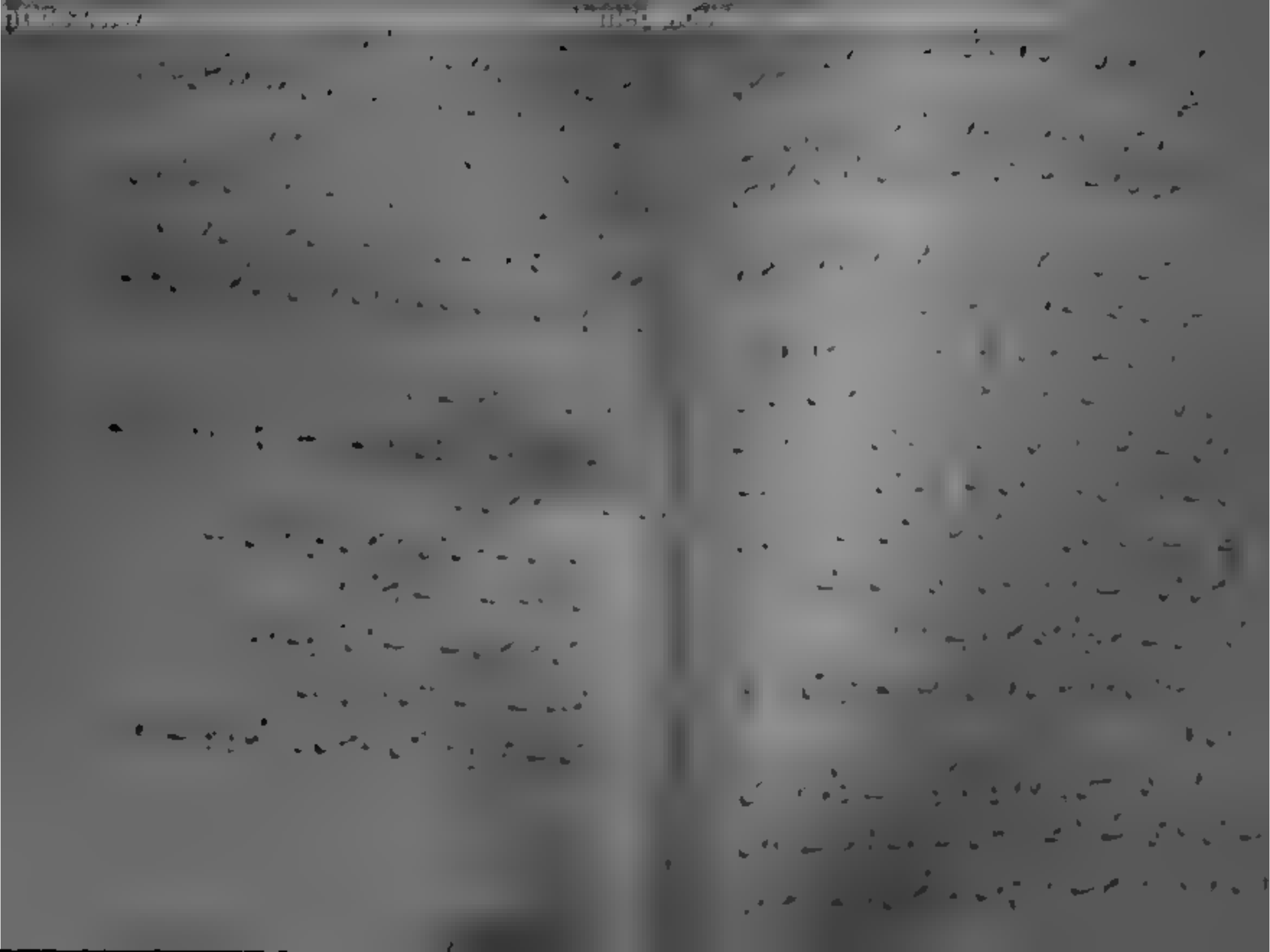

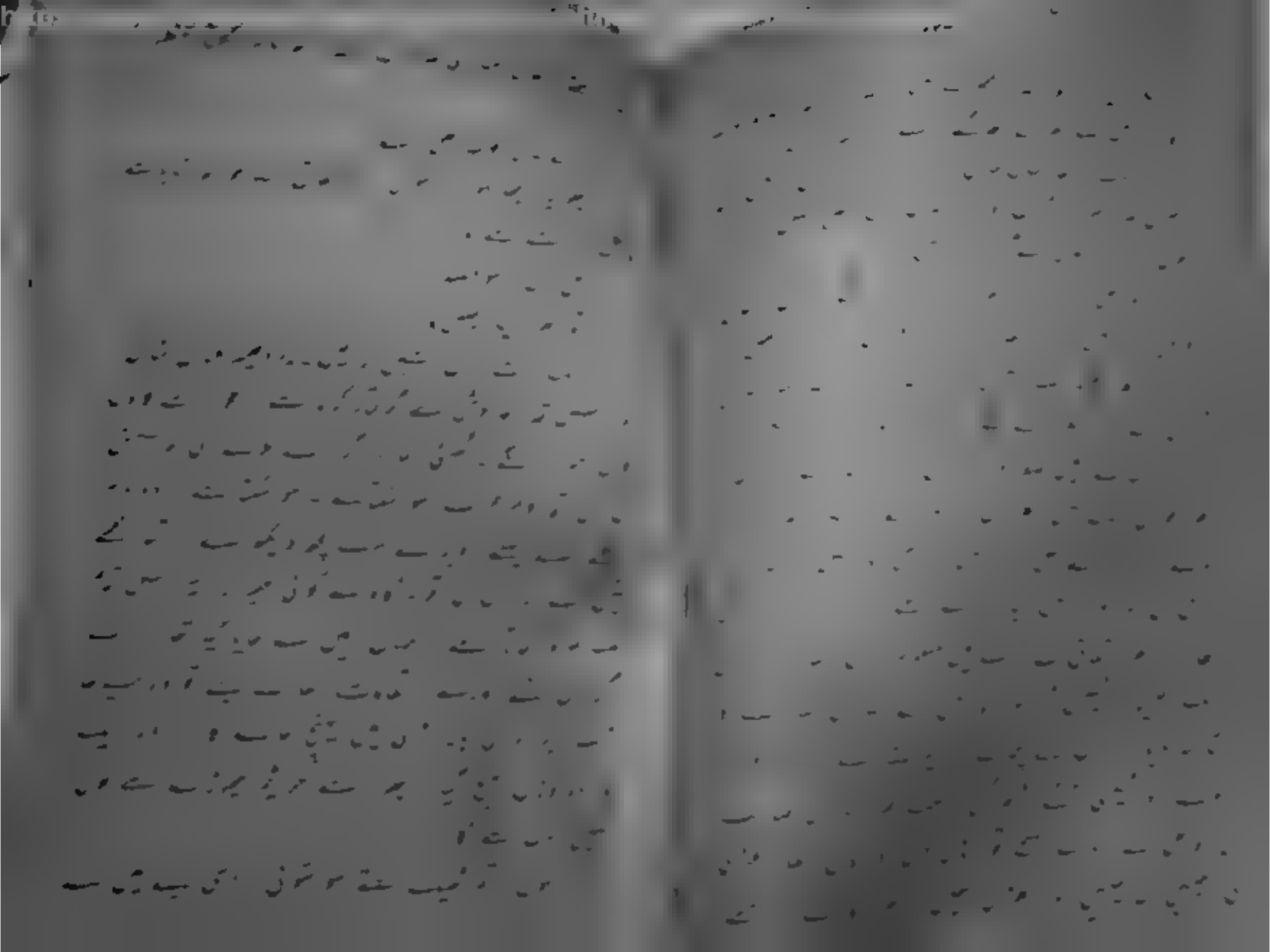

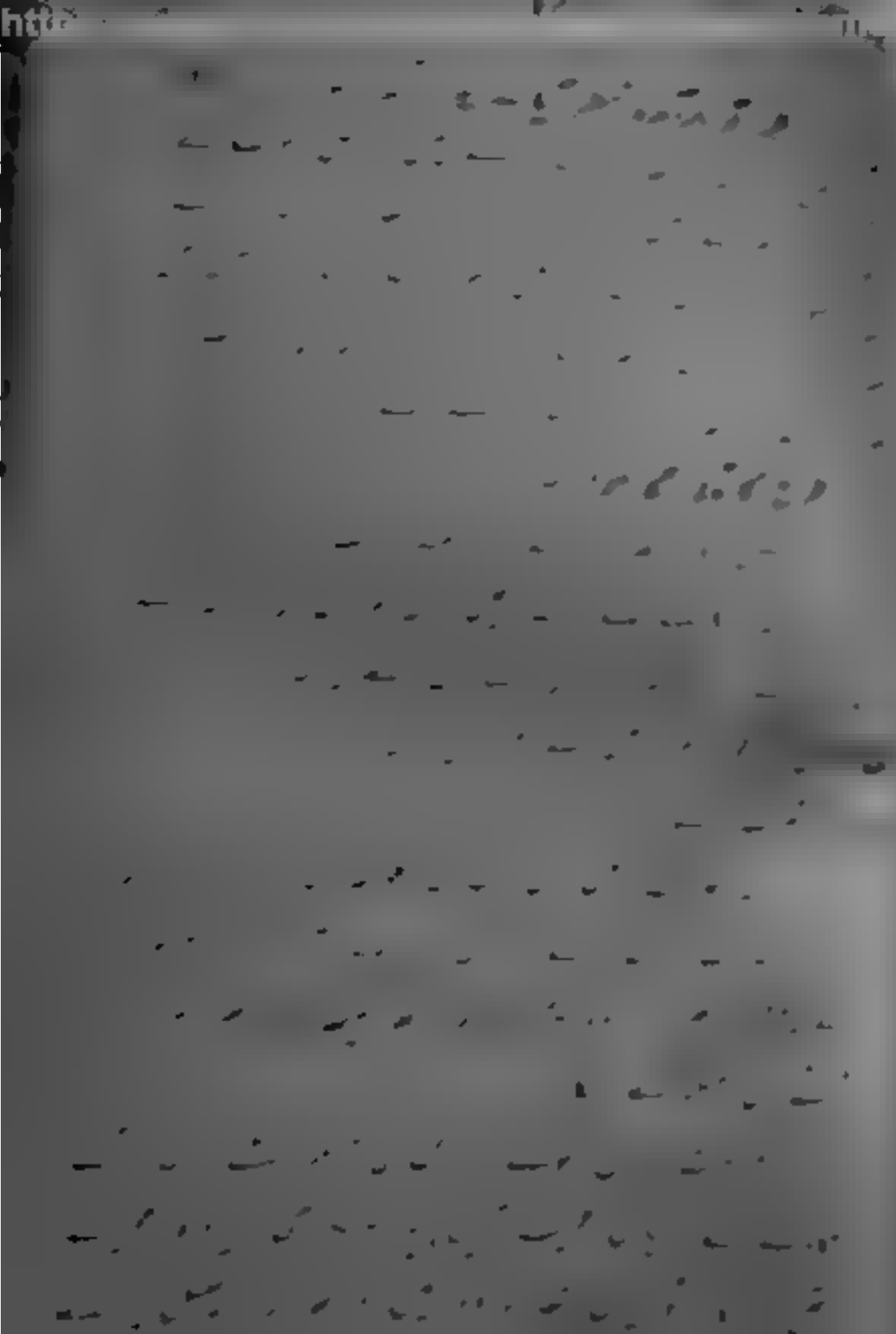

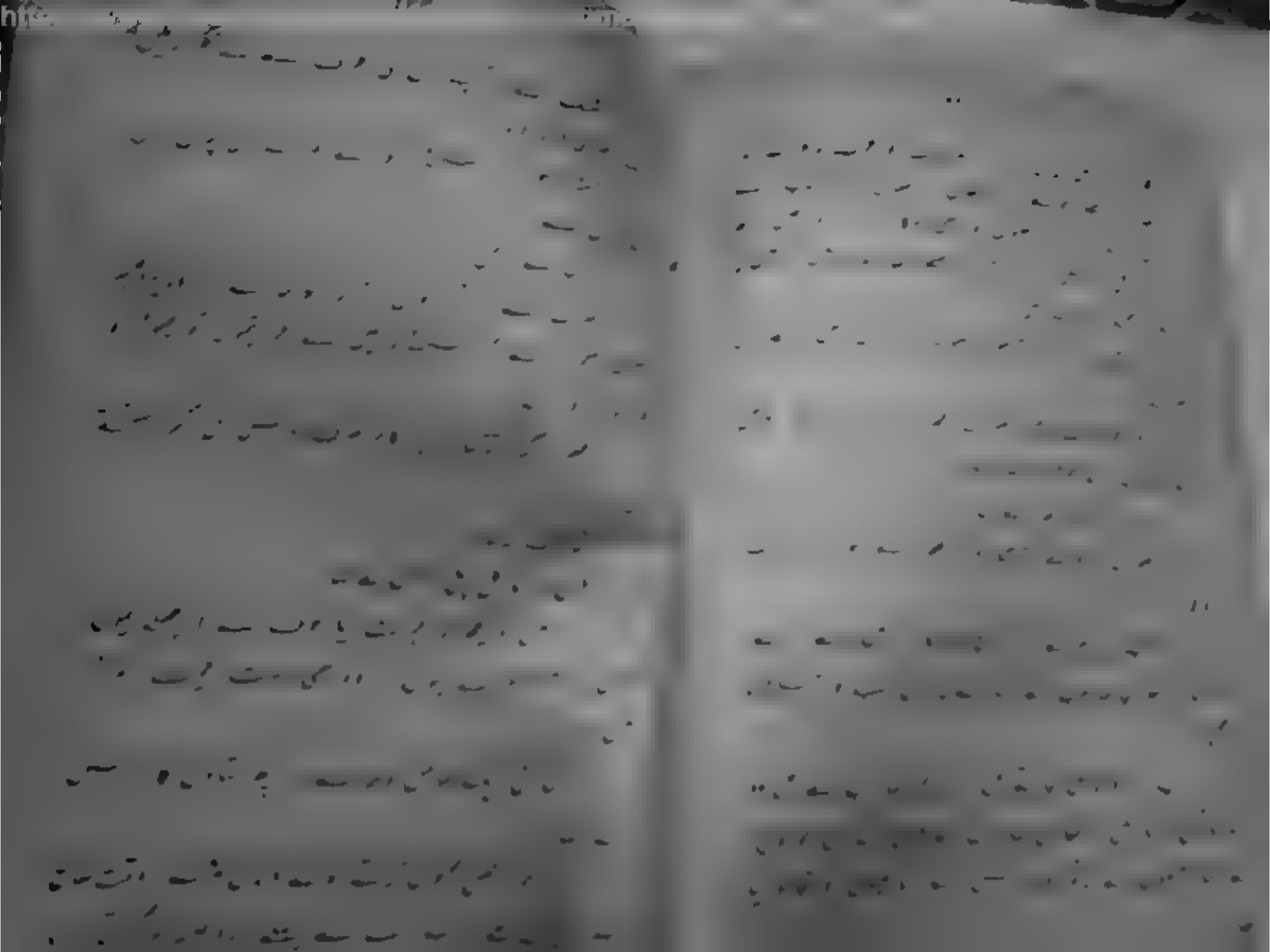

ishtiaq-ahmed

ہاں ۔ یہ تو ٹھیک ہے آفتاب تمہارا شہر
میں تو بھول ہی گیا تھا میں نے فوراً کہا
نہیں ۔ میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ہاں
تو وہ مجھے کسی صورت بھی گرفتار نہیں
کے ساتھ ہی تجربہ گاہ میں
ہو گیا

بلاوا

دونوں نے ایک ساتھ فائر کیے
سنائی دی انہوں نے جلدی
سے ٹارچیں نکالیں ۔ ان کی روشنیاں ادھر ادھر
لیکن پروفیسر میں نہیں تھا ۔ البتہ تجربہ گاہ
تھا اور اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ
سرنگ میں چلا گیا ہے ۔ یہ دیکھ کر آفتاب
ساختہ منہ سے نکلا ۔

خطرہ ہے ۔ اگر ہم سمندر والی لیبارٹری
اقدام نہ کر آتے تو ہم دھوکے
گئے

یہ مشورہ بہت مفید ثابت ہو
ہوئے ۔

جب اندر پہنچے ۔ پروفیسر کی

ahmed

معاوضہ

[illegible]

[illegible] بے بس ہو گے۔ یہ الفاظ تھے تمہارے۔ انہیں [illegible] وقت مجھے غصہ آ گیا تھا [illegible]

[illegible]

https://www.facebook.com/pag hmed-novel

ایک تو میں اس لفظ حق سے تنگ آ گئی ہوں انہوں
نے پاؤں پٹخے اسی وقت ابا جان آتے نظر آئے
بھئی شوکی تم یہاں کیا کر رہے ہو مہمان تو لوگوں
کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اوہو یہ تمہاری امی کا چہرہ
کیوں خدشہ ہے
ہم نے ڈرائی سے چین لینے سے انکار کر دیا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کام ہی کیا رہ گیا ہے [illegible]
[illegible] اشفاق اور اخلاق منکر [illegible]
منہ پھول گئے اور مختلف تاثرات والے چہرے لیے ہم مہمانوں
کی طرف چل پڑے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ مبارک بادیوں سے
فارغ ہو کر ہمیں ماں ہی کے پاس بھی جانا ہے

2000 روپے کا نقد انعام

[illegible] شوکی سیکنڈ [illegible]
[illegible] اشتیاق احمد کے منتخب کردہ جملے
[illegible] آپ انعام کے حق دار ہوں گے

ہوم کی تفصیل یہ ہے:

[illegible] ہونے والے درست جملے [illegible]
۱۰۰۰۰ روپے کا نقد انعام۔
[illegible] ہونے والے درست جملے [illegible]
[illegible] روپے تمام درست موصول ہونے والے [illegible]
میں برابر برابر تقسیم کیے جائیں گے
• انعامات کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی انعامی [illegible]
آرڈر کر دی جاتی ہے۔

(ادارہ)

آیندہ ناولوں کی ایک جھلک

کوٹھی کا معمّا

آیندہ ناولوں کی ایک جھلک

شیشے کی گیند

ایک ہنگامہ پرور کہانی

قیمت [illegible]

آئندہ ناول کی ایک جھلک

تیروں کی بارش

مصنف: اشتیاق احمد

- [illegible] دوست [illegible] نے [illegible] تھی۔
- عمارت سے متعلق [illegible] نے ایک [illegible]
- [illegible] نے اپنی تمام دولت اس عمارت میں جمع کی [illegible] کی نمائش کی۔
- لیکن دوسرے دن کیا ہوا آپ پڑھ کر سوچنے رہ جائیں گے۔
- شمالی پہاڑیوں میں ملک کی تاریخ کا عجیب کھیل کھیلا گیا۔
- [illegible] کو کیس کی تفتیش سے روک دیا گیا۔

قیمت: [illegible] روپے صرف

آئندہ ناول کی [illegible]

(شمالی [illegible])

قاتل گروہ

مصنف: اشتیاق احمد

- [illegible] کیس کے لیے [illegible]
- [illegible] زبردستی سونپا گیا تھا۔
- [illegible] کو حل نہیں کرنا چاہتے تھے [illegible]
- لیکن انہیں حکم دیا گیا تھا اس کیس کو حل کرو [illegible]
- ایک ہولناک دھمکی جو انہیں دی گئی اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تھرتھرا دینے والا ایک ناول

قیمت: [illegible] روپے صرف

خطوط کے آئینے میں

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible]

[illegible]

ڈیئر اشتیاق احمد السلام علیکم،

آپ کے ناول ایک عرصے سے زیر مطالعہ ہیں، لیکن آج تک خط لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، کیونکہ تحریروں میں جو آپ کی جھلک نظر آتی ہے مجھ دو قارئین کے لیے وہی کافی ہے۔ خط لکھنے کی ضرورت قطعی محسوس نہ ہوتی اگر یہ مسئلہ نہ اٹھ کھڑا ہوتا۔ مسئلہ بڑا بے ڈھب ہے اور اسے خود بے ڈھب آپ کے ناول بنا رہے ہیں۔ آپ کے ناول جو ہماری چھوٹی بہن کے حافظ کی گرفت میں نہیں آتے کیا سمجھے، سمجھے تو ہم بھی کچھ نہیں — اتنا جانتے ہیں کہ ہماری بہن آپ کے ناولوں کی حافظ ہیں — صفحہ نمبر، سطور کی تعداد، ہر صفحے کا پہلا جملہ، سچویشن، مجرموں کے نام اور کرداروں کے مکالمے وغیرہ زبانی یاد ہیں۔ ظاہر ہے، حفظ ایک بار پڑھنے سے تو نہیں ہوتا۔ خدشہ تو یہ ہے کہ یہ بار بار کا پڑھنا کہیں اس کے حواس نہ معطل کر دے۔ (آثار پیدا ہو چکے ہیں) پانچ دفعہ فی ناول کی اوسط ہے، ان میں خاص نمبر شامل نہیں ہیں،

[illegible]

انسپکٹر کامران مرزا اور انسپکٹر جمشید کے خاندان کے بارے میں [illegible] اور آفتاب کے کردار پر نکتہ چینی، فرہاد اور فرحت کے [illegible] پر تنقید، [illegible] حواس مختل ہونے کی ہی تو نشانیاں ہیں۔ آپ سے اتنی درخواست ہے کہ کسی عجیب و غریب قادیانیت سے ہماری جان چھڑائی جائے۔ خط کے جواب میں اپنی اس مدح کو اتنی سی نصیحت کر دیجیے کہ ان ناولوں کو [illegible] تو شاید بس ہے، باقی دنیا سے بھی جانے کی۔ فقط ایک پریشان تھانی۔

محمد طاہر ۱/۳۰ ایف۔ پی اینڈ ٹی کالونی، گلبرگ روڈ، کراچی۔

پ: اگر آپ نے مبالغے سے کام نہیں لیا، تو موصوفہ سے ملنے کا اشتیاق رکھتا ہوں۔

ڈیئر اشتیاق احمد السلام علیکم،

آپ ہر ناول میں لکھ دیتے ہیں کہ اگر کوئی شکایت ہو تو لکھ دیں۔ [illegible] آپ ایک شکایت کی بات کرتے ہیں، یہاں تو شکایتوں کے دو چار بنڈل تیار ہیں

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

...ہو گیا ہے۔ لیکن اچھا ہو یا برا، فیصلہ تو آپ کی ہی کسی حوصلہ افزا تحریر کو ہی کرنا ہے۔ اس لیے یہ خط بھیج رہا ہوں۔ آپ بھی کیا یاد کریں گے۔ کچھ بھی آپ کی جوش ناول لکھنے کا شوق ہے، مگر میں نے اس شوق کو کبھی پورا نہیں ہونے دیا۔ ہر ناول کے پلاٹ کے بعد آپ کی تصویر میں ترس آ جاتا ہے کہ کہیں یہ بھی شروع کر دیا تو آپ کی مارکیٹ ڈاؤن ہو جائے گی۔ اور ہاں ایک خوشخبری سنا دوں، آپ اپنے ہر ناول میں ملک اور قوم کے مسئلے اور مسائل بیان کرتے ہیں۔ یہ موضوع اچھا تو ہے، لیکن ضرورت سے زیادہ پڑھ کر ہم بور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اب اس لائن سے ہٹ لکھنے کی کوشش کریں۔ اگر اس کوشش میں ناکام رہیں تو مجھ سے مشورہ لے لیں، یہ والی دفعہ مفت ہے کیونکہ اس سے آپ کے ناولوں کو بہت جلد افاقہ ہو گا۔ اپنا خط ختم کرتا ہوں ڈیئر تو آپ کی وہ باتیں کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

(مجاز نفیسہ (پتا نہیں لکھا ہوا یہ خط انہی نے بھیجا تھا)

پیارے اہل اشتیاق احمد عرف شوکت ہوٹل کے بیٹے، السلام علیکم۔

خوش رہیے میرے جناب کے۔ میں آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور آپ نے میرا ایک خط بھی شائع نہیں کیا۔ آپ بہت اچھے مصنف ہیں۔ آپ کے قلم سے خوشبودار پھول جھڑتے ہیں جو بچوں کے دلوں میں سما جاتے ہیں۔ آپ کی تحریر ہمارے مستقبل کی روشنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی

تحریر مستقبل میں ہماری رہنمائی کرے گی۔ آپ کے ناول دشمن ملک کے خلاف ہمارے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ بدلہ نہیں لینا ہمیں مزا، جو اسی پیش آتا ہے تو ہم کسی دوسرے مصنف کی کتابوں میں نہیں پاتے۔ ہاں فقط یہ بتا دیں کہ ملک کے مغربی حصے میں تو انسپکٹر جمشید رہتے ہیں، شمالی حصے میں انسپکٹر کامران مرزا تو پھر یہ ٹوکی جاوید کون سے حصے میں رہتے ہیں۔ پہلے ہم ملتے تھے، جنوبی حصے میں رہتے ہوں گے۔ تو اب خدا جانے شمالی حصے میں کون آ رہا ہے۔

فقط والسلام: وجیہ نسیم۔ رنچھوڑ لائن کراچی۔

پیارے بچو جان، کیا حال ہے۔ امید ہے، خیریت سے ہوں گے۔ کیونکہ میں یہ چار ناول پوری تیاری کے ساتھ مل رہے ہیں۔ سب کا پڑھا، انجام بخیر کی یقین ہو گیا کہ سب کا مستقبل میں ایک بڑا مجرم بن کر خوار ہونا۔ آپ کے ناولوں میں ایک بات مجھے اور میرے گھر والوں کو پسند آئی، وہ ہے بخیر حدیث شریف کا سلسلہ۔ ناول پڑھنے سے پہلے، اور ہاں شاید آپ کو چائے پینے سے بہت محبت ہے۔ ذرا دیکھیے تو۔ ہر ناول کے مستقل کردار چار، ہر ناول چار ناول۔ آپ کی اب تک چھپی ہوئی تصویریں چار طرح کی۔ مرنے والے بڑے بڑے مجرم چار۔ جیل، ہسپتال، کالی آنکھ، سایہ۔ فقط:

مرزا عادل بیگ۔ مکان نمبر ۲۶۰۔ الیف گلوری کھاتہ، حیدرآباد۔

---

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

---

https://www.facebook.com/pages/Ishtiaq-ahmed-novels-fans/300064330101053

[illegible]

[illegible]

انتہائی غیر ضروری چند اعلانات

انہیں آپ ایک آنکھ سے پڑھ کر دوسری سے نکال سکتے ہیں۔
جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، میں نے مکتبہ اشتیاق سے علیحدگی اختیار کر کے اپنا الگ ادارہ اشتیاق پبلی کیشنز قائم کر لیا ہے اور اب میری چاروں نئی کتابیں اسی ادارے کے تحت شائع ہو رہی ہیں، لہٰذا نئے حالات کی روشنی میں یہ اعلانات کیے جا رہے ہیں۔

(۱) مکتبہ اشتیاق سے شائع شدہ تمام کتب کا نصف اب مکتبہ اشتیاق اور نصف اشتیاق پبلی کیشنز کو مل گیا ہے، گویا نصف نصف کتب دونوں کے پاس ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں اداروں کی اپنی اپنی فہرست کتب ہے۔ آپ کو جب ایک فہرست ملتی ہے تو اس میں نصف نام دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں، اسی لیے یہ وضاحت کر دی گئی ہے۔

(۲) اشتیاق پبلی کیشنز سے اب صرف میرے لکھے ہوئے ناول بازار میں بھیجے جا رہے ہیں۔ مکتبہ اشتیاق کی طرف سے جو پیکٹ دکاندار حضرات کو یا قارئین حضرات کو مل رہے ہیں، اس سے میرا قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ یہ وضاحت اس لیے کی گئی ہے کہ مجھے طرح طرح کے خطوط مل رہے ہیں، مثلاً آپ نے اپنے علاوہ دوسرے مصنفوں کی کتابیں کیوں روانہ کیں؟